سوال

(520)زنا کے نتیجے میں حاملہ ہونے والی عورت سے نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک ایسی بیوہ عورت سے نکاح کرنے کا کیا حکم ہے جو زنا کی وجہ سے حاملہ ہے اور اسے آٹھواں مہینہ لگا ہوا ہے؟ کیا یہ عقد باطل، فاسد یا صحیح ہوگا؟ ہمارے ہاں کے دو علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے، ان میں سے ایک نے اس عقد کو باطل قرار دیا ہے جبکہ دوسرا اس کو صحیح کہتا ہے مگر اس نے اس عورت سے شادی کرنے والے پر وضع حمل سے پہلے وطی کو حرام قرار دیا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص زنا کے نتیجے میں حاملہ ہونے والی عورت سے نکاح کرے گا تو اس کا نکاح باطل ہوگا:

"حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ" (البقرۃ:235) لہذا مرد پر اس سے وطی کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالی کا یہ عمومی قول ہے:

وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ... ٢٣٥ ... سورة البقرة

"اور نکاح کی گرہ پختہ نہ کرو یہاں تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی مدت کو پہنچ جائے۔"

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ... ٤ ... سورة الطلاق

"اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمومی قول ہے:

"لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر أن یسقی ماءہ زرع غیرہ"[1]

"کسی شخص کو، جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی کھیتی کو پانی پلائے۔"

(اس کو ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے)

اور اس کے قائل امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت میں یوں مروی ہے کہ یہ عقد درست ہوگا، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ احادیث کی وجہ سے اس پر وضع حمل سے پہلے وطی کرنا حرام قرار دیا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے وطی کرنا جائز قرار دیا ہے کیونکہ زنا کے پانی کی کوئی حرمت نہیں ہے اور نہ ہی بچے کو زانی کی طرف منسوب کیا جائے گا، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"وللعاہر الحجر"[2]

"زانی کے لیے پتھر ہیں"

اس طرح بچے کو اس عورت سے نکاح کرنے والے کی طرف بھی منسوب نہیں کیا جائے گا کیونکہ عورت اس کے لیے حمل کے بعد فراش بنی ہے۔

لہذا مذکورہ بحث سے شیخین کے درمیان اختلاف کا سبب واضح ہوگیا ان میں سے ہر ایک نے وہی حکم لگایا ہے جو اس امام کا قول ہے جس کا وہ مقلد ہے لیکن درست موقف پہلا ہی ہے مذکورہ دو آیتوں کے عموم اور ان احادیث کی وجہ سے جو اس کی ممانعت پر دلالت کرتی ہیں۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی)

---

[1]۔ حسن سنن ابی داود رقم الحدیث (2158)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1948) صحیح مسلم رقم الحدیث (1457)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 465

محدث فتویٰ